بسم اللہ الرحمن الرحیم

**الحمدللّٰہ رب العالمین،والصلوٰۃ والسلام علی سید الأنبیاء والمرسلین،وعلٰی اٰلہ وصحبہ اجمعین،وعلی من تبعھم بإحسان إلی یوم الدین،أمابعد!**

فتویٰ درحقیقت قرآن وحدیث کا نچوڑ ہے، یہ بہت اہم، نازک اور ساتھ ہی پرخطر کام ہے،لیکن علماء کرام اور مفتیان عظام نے ہر دور میں بلالومۃ لائم امت کی رہبری فرمائی ہے،جن حضرات کواللہ تعالیٰ نے تفقہ فی الدین کی صلاحیت عطافرمائی،انہوں نے پرخطراورمشکل حالات میں بھی اپنے نقارے کے ذریعہ امت مسلمہ کی صحیح اورٹھوس رہنمائی فرمائی، یہ امت ان ہی مفتیان کرام کی قیادت میں رہ کررواں دواں رہی اوراپنے خیرامت ہونے کا ثبوت پیش کیا،**فالحمد للّٰہ علیٰ ذلک**.

زیرنظرکتاب ’’فتاویٰ علماء ہند‘‘ پچھلے دوسوسال میں دیے گئے علماء ہندوپاک کے فتاوے کا مجموعہ ہے،اورصرف مجموعہ ہی نہیں بلکہ یہ زبردست فقہی موسوعہ یعنی انسائیکلوپیڈیا ہے،اس سے پہلے حضرت مولانا مفتی عاشق الٰہی بلندشہری مفتی مدینہ منورہ کے صاحبزادے مفتی عبدالرحمٰن صاحب کوثر نے چھ سات مفتیان کرام کے تعاون سے اپنے پچھلے اکابر کے تمام فتاویٰ کواکٹھا کرکے تیس بتیس جلدوں میں جمع کیاہے،اورانہیں قرآن وحدیث اورفقہی کتابوں کے حوالوں سے مزین کیاہے۔

مگر یہ مجموعہ جیسا کہ مجھے بتایا گیاہے کہ ساٹھ جلدوں میں تیار ہونے کی توقع ہےاورپھر یہ پلان ہے کہ اسے عربی وانگریزی میں بھی ترجمہ کرکے شائع کیا جائے گا، یہ حوصلہ اورعزم قابل مبارکباد ہیں، مجھے امید ہے کہ یہ مجموعہ امت مسلمہ کے لیے بہرحال مفیداورنفع بخش ہوگا۔مولانا مفتی انیس الرحمٰن قاسمی ناظم امارت شرعیہ بہارنے اس کی ترتیب اورتخریج وتعلیق کا بیڑااٹھایاہے اورمولانااسامہ شمیم ندوی کے زیراہتمام یہ اہم کام انجام دیاجارہاہے،اللہ تعالیٰ دونوں کوبہت بہت جزاءخیرعطافرمائے اوراس مجموعہ کوقبولیت سے نوازے۔ (آمین)

(مولانا) حبیب الرحمٰن خیرآبادی عفااللہ عنہ
مفتی دارالعلوم دیوبند

۱۵؍جمادی الاولیٰ ۱۴۳۵ھ
مطابق: ۱۷؍مارچ ۲۰۱۴ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عزیز مکرم جناب مولانا اسامہ شمیم الندوی حفظہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مزاج گرامی!

آپ کا مرسلہ قیمتی ہدیہ ''فتاویٰ علماء ہند'' جلد اول پا کر بڑی مسرت ہوئی، مختلف مقامات سے پڑھ کر اس کی اہمیت کا اندازہ ہوا، معتبر فتاویٰ کی کتابوں سے مکررات کو حذف کر کے مسائل کو اکٹھا کرنے کی قابل قدر کوشش نے اس کتاب کو فتاویٰ کے موضوع پر نہایت جامع کتاب بنا دیا ہے اور جب یہ کتاب مکمل ہوگی، انشاء اللہ فتاویٰ کی انسائکلو پیڈیا ہوگی، اب کسی مسئلہ کی تلاش کرنے کے لیے فتاویٰ کے مختلف مجموعوں کی ورق گردانی کی ضرورت نہیں پیش آئے گی، بلکہ ایک ہی کتاب میں تمام مطلوبہ مسائل مل جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ حضرت مولانا انیس الرحمٰن قاسمی صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائیں کہ مختلف قسم کی ذمہ داریوں اور گونا گوں مشاغل میں گھرے رہنے کے باوجود اس اہم علمی ودینی کام کے لیے انہوں نے اپنے وقت کو فارغ کرنے کی ہمت کی ہے، اللہ تعالیٰ صحت وقوت اور عافیت کے ساتھ اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہونچانے کی توفیق مرحمت فرمائیں۔ (آمین)

اسی طرح آپ اور آپ کے والد محترم جناب شمیم انجینئر صاحب مبارکباد کے مستحق ہیں کہ آپ حضرات نے اتنے بڑے اور اہم کام کی تکمیل کا بیڑہ اٹھالیا ہے۔

ایں کار از تو آید ومرداں چنیں کنند - وفی ذٰلک فلیتنافس المتنافسون.

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ آپ حضرات کی عمر میں برکت عطا فرمائیں، اخلاص کی دولت سے مالا مال فرمائیں اور صحت وقوت اور عافیت کے ساتھ اس عظیم کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی خدمت لے لیں اور ہر طرح کی رکاوٹوں اور پریشانیوں سے حفاظت فرمائیں۔ (آمین)

میرے لیے حسن خاتمہ اور عافیت دارین کی دعا فرمائیں۔ والسلام

(مولانا) اشتیاق احمد (صاحب)
استاذ مدرسہ اسلامیہ جامع العلوم مظفر پور، بہار

۶؍جمادی الاخریٰ ۱۴۳۵ھ
مطابق ۷؍اپریل ۲۰۱۴ء

# فتاویٰ علماء ہند

# ایک گرانقدر فقہی کارنامہ

**الحمد للّٰہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین، محمد وآلہ وصحبہ أجمعین، وبعد!**

**قال اللہ تعالیٰ فی کتابہ العظیم: أعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم**

**﴿فلولا نفر من کل فرقۃ منھم طآئفۃ لیتفقھوا فی الدین ولینذروا قومھم اذا رجعوآ الیھم لعلھم یحذرون﴾**.(سورہ التوبۃ :۱۲۲)

سو یہ کیوں نہ ہو کہ ہر گروہ میں ایک حصہ نکل کھڑا ہوتا کہ یہ لوگ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرتے رہیں اور تا کہ یہ لوگ اپنی (اس) قوم کو جب کہ وہ ان کے پاس واپس آئیں، ڈرادیں، تا کہ وہ (ان سے دین کی باتیں سن کر برے کاموں سے) محتاط رہیں۔

**عن معاویۃ رضی اللّٰہ عنہ قال : قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من یرد اللہ بہٖ خیراً یفقّہ فی الدین.** (صحیح البخاری، کتاب العلم، رقم الحدیث: ۷۱)

اسلام کی حقانیت کی ایک روشن دلیل یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کی ذمہ داری خود لے رکھی ہے اور وہ ہر دور میں ایسے ایسے علمائے کرام پیدا کرتا رہا ہے جنہوں نے اسلامی نظام حیات، ربانی تعلیمات وہدایات کی ترویج واشاعت میں محنت اور جان فشانی سے حصہ لیا ہے۔ انہوں نے امت مسلمہ کی ہر دور میں نہ صرف یہ کہ دست گیری اور رہنمائی کی بلکہ ہر فتنے سے خبر دار کیا، اور انہوں نے اسلامی شریعت کی روشنی میں حوادث اور موجودہ مسائل کا حل پیش کر کے اس خدائی وعدے کو تقویت بخشی ہے کہ بے شک اسلام کا نگہبان ومحافظ وہی خداوند قدوس ہے اور اس کی تعلیمات وحی الٰہی پر مبنی ہیں۔

علمائے ربانیین، محافظین دین مبین، شارحین شرع متین کی بیش بہا اور جلیل القدر خدمات سے اسلامیان ہند کی

تاریخ بھی روشن اور تابناک ہے۔ ہندوستان میں اسلام کی آمد سے لے کر اس وقت تک ہر دور میں مسلسل علمائے کرام نے اپنے دینی فرائض منصبی کی ذمہ داریوں کو بحسن وخوبی انجام دیا ہے۔ان کی خدمات کو اسلامیان ہند کی تاریخ میں ہمیشہ سنہرے حروف میں لکھا جائے گا۔

مسلمانان ہند کی ایک اہم خصوصیت یہ بھی رہی ہے کہ انہوں نے ہمیشہ شرعی قانون کے مطابق حتی المقدور زندگی گزارنے کی کوشش کی ہے اور اس بات کو ہمیشہ مدنظر رکھا ہے کہ پیش آمدہ صورت حال میں اسلام کی تعلیمات کیا ہدایت دیتی ہیں؟ کس چیز کو حلال قرار دیتی ہیں اور کس کو حرام؟ مسائل پوچھنے کا یہ سلسلہ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر آج تک جمہور امت میں باقی ہے۔ علمائے کرام جن کی ذمہ داری ہی یہ تھی کہ وہ عوام الناس کو ہر مسئلہ میں دینی معلومات فراہم کریں اور انہیں صراط مستقیم سے دور نہ ہونے دیں۔انہوں نے اس خوش گوار فریضے کی انجام دہی میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ رکھا۔

اولاً مسائل دریافت کرنے کا انحصار زبانی تھا اور لوگ یوں ہی مفتی حضرات سے فتویٰ لے لیتے تھے،لیکن جب علم وضابطے میں پختگی آئی اور یہ بات شدت سے محسوس کی جانے لگی کہ فرد واحد کا دریافت کردہ مسئلہ دیگر لوگوں کے لیے بھی رہ نما ثابت ہوسکتا ہے تو باقاعدہ فتویٰ نویسی اور کتب فتاویٰ کی تدوین وترتیب کا آغاز ہوا چناں چہ بہت ہی قلیل عرصے میں لاکھوں صفحات پر محیط سیکڑوں فتاویٰ کی کتابیں معرض وجود میں آگئیں۔

موضوع کی مناسبت سے اس تاریخی حقیقت کا اظہار کیا جاسکتا ہے کہ استاذ الہند علامہ نظام الدین محمد فرنگی محلی (متوفی ۱۱۶۱ھ) بانی درس نظامی کا خاندان فرنگی محل شمالی ہند کا وہ عظیم خاندان ہے،جس کے فرزندوں کی علمی جلالت وعظمت کے لیے یہ کافی ہے کہ انہوں نے مختلف اسلامی علوم وفنون پر پانچ سو سے زائد کتابیں تحریر کیں۔

افتاء وقضاء علمائے فرنگی محل کی خصوصی دل چسپی کا مرکز رہا ہے۔مفتیان فرنگی محل میں مفتی محمد یعقوب،مولانا محمد مبین،مولانا عبدالعلی بحرالعلوم،مفتی محمد ابوالرحم،مفتی محمد اصغر،مفتی محمد یوسف،مولانا عبدالحلیم،مولانا ابوالحسنات محمد عبدالحئ،مفتی نعمت اللہ،مولانا قیام الدین محمد عبدالباری اور مفتی عبدالقادر زیادہ مشہور ہوئے۔

مولانا ڈاکٹر اشتیاق احمد اعظمی استاد حدیث وفقہ دارالعلوم مئو نے اپنے تحقیقی مقالے ''اودھ میں افتاء کے مراکز اور ان کی خدمات'' (اشاعت ۲۰۰۹ء) میں خاندان فرنگی محل کے ۳۲ر اصحاب افتاء وقضاء کا تذکرہ کیا ہے۔

استاد الہند کے اس جلیل القدر دینی وعلمی خاندان کے گل سرسبد علامہ ابوالحسنات محمد عبدالحئ فرنگی محل تھے۔ان کے رسوخ فی العلم،تعمق وتبحر اور دینی علوم وفنون پر زبردست دسترس نے ان کو علمائے کرام کی بارگاہ سے ''فخر المتاخرین'' کا لقب دلوایا۔علامہ فرنگی محلی نے ۱۴۳ر مختلف موضوعات پر ۱۲۰ر کتابیں تحریر کیں،جن میں صرف فقہ پر ۵۰ر کتابیں ہیں۔

ان کی فقہی کتابوں میں مجموعۃ الفتاویٰ (فتاویٰ عبدالحیؒ ۳ جلدیں) السعایہ فی کشف فی شرح الوقایہ، عمدۃ الرعایۃ فی حل شرح الوقایۃ، مقدمہ عمدۃ الرعایۃ فی حل شرح الوقایۃ، مقدمۃ الہدایۃ، نفع المفتی والسائل بجمع متفرقات المسائل، حاشیہ علی الجامع الصغیر، حاشیہ الہدایہ، غایۃ المقال فی ما یتعلق بالنعال اور نزہۃ الفکر فی سبحۃ الذکر قابل ذکر ہیں۔

ہماری کتب فقہیہ جن کی تعداد سیکڑوں میں ہے اور ہر کتاب میں اکثر وبیش تر مسائل مکرر ہیں اس لیے اس بات کی اہمیت وضرورت عرصہ سے محسوس کی جارہی تھی کہ ان تمام کتابوں سے ضروری اور اہم فتوؤں کو یکجا کردیا جائے تاکہ ان سے استفادے میں دشواری محسوس نہ ہو اور آج کی عجلت پسند دنیا میں انسان سیکڑوں کتابوں کی ورق گردانی کے بجائے ایک ہی کتاب میں علمائے کرام اور فقہائے عظام کی آراء بآسانی دریافت کرلے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے معروف عالم دین **مولانا مفتی انیس الرحمٰن قاسمی** صاحب ناظم امارت شرعیہ بہار، اڑیسہ وجھارکھنڈ کو اس کی توفیق بخشی کہ وہ اس اہم کام کی طرف متوجہ ہوئے اور ان کی محنت شاقہ سے کتاب کی پہلی جلد منظر عام پر آگئی۔

پیش نظر کتاب ''فتاویٰ علماء ہند'' حفاظت دین، اسلام کی ترجمانی، شریعت کی وضاحت، مشکلات کی گرہ کشائی، مسائل کی تفسیر، علمائے کرام کی دینی خدمات اور ان کی عزیمت، شریعت کی حفاظت میں ان کا کردار، اسلامی آداب قضاء ومفتیان کرام کی خصوصیات واوصاف، فتویٰ نویسی کے لوازم، ارباب افتاء وقضاء کی جان فشانی اور کدوکاوش کا ذکر، کتب فتاویٰ کی فہرست، فقہ اور اصحاب فقہ کی تاریخ کا اس طرح مفصل تذکرہ ہے جس کی بنا پر کتاب کو بجا طور پر فقہ، اصول فقہ اور فقہائے کرام کا انسائیکلوپیڈیا قرار دیا جاسکتا ہے۔

۵۷۲ صفحات پر مشتمل اس اہم کتاب کا ''مقدمہ'' جو فاضل مرتب کے قلم سے ہے، خاصے کی چیز ہے۔ یہ گراں قدر مفصل مقدمہ کتاب کے ۳۳۸ صفحات کو محیط ہے۔ اس میں فقہ کی تعریف، کتب فتاویٰ کا تذکرہ، تصوف کی حقیقت، فقہی مصادر کا تعارف، تدوین فقہ، اور امام ابوحنیفہ کا تذکرہ، فقہ اسلامی کے ادوار، افتاء واستفتاء، افتاء کی اہمیت ومفتی کی صفات، فتوے کے احکام وآداب، استفتاء کے آداب واحکام، علمائے ہندوپاک کی فقہی خدمات، ہندوپاک کے مستند دارالافتاء کا تعارف، معتبر کتب فتاویٰ کا تذکرہ اور مشہور مفتیان کرام کے حالات عمدہ اسلوب میں بیان کیے گئے ہیں۔

فاضل مرتب اپنے مقدمے کے آخر میں لکھتے ہیں: ''یہ تفصیلی مقدمہ جسے آپ نے پڑھا اگرچہ مختلف موضوعات پر مشتمل ہے پھر بھی اس کا احساس ہے کہ علماء ہندوپاک کے فتاویٰ کی خصوصیات اور ان بزرگوں کی خدمات کو جس تفصیل کے طور پر پیش کیا جانا چاہیے ابھی تک وہ کام نہیں ہوسکا ہے۔ اس کی ضرورت بہرحال باقی ہے تاکہ امت کے سامنے یہ واضح ہوکر آسکے کہ بارہ سوسالہ عہد میں ان ہندوستانی علماء وفقہاء نے کس طرح کی علمی ودینی خدمت انجام دی ہے''۔

کتاب کے مطالعے سے مرتب کتاب کی فقہی بصیرت، وسعت مطالعہ، مستند فقہی کتابوں پر ان کی گرفت، بالغ نظری، جدید مسائل سے مکمل آگاہی کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے اور ان کی اس کتاب کی ترتیب میں مختلف مصادر سے استفادہ اس بات کا گواہ ہے کہ مرتب فاضل وسیع النظری کے ساتھ وسیع المشربی کی صفات حمیدہ سے بھی متصف ہیں۔

مفتی انیس الرحمٰن صاحب مدظلہ کی اس قاموسی کتاب کی وقعت اور اہمیت کے لیے کیا یہ کم ہے کہ اکابر ملت خصوصاً میر کارواں حضرت مولانا سید محمد رابع صاحب حسنی ندوی صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ، حضرت مولانا سید نظام الدین، امیر شریعت بہار، اڑیسہ، حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی سابق قاضی القضاۃ پاکستان، مولانا خالد سیف اللہ رحمانی جنرل سکریٹری اسلامک فقہ اکیڈمی آف انڈیا اور مولانا محمد قاسم مظفرپوری قاضی شریعت کی ابتدائی تحریریں اس کو استناد، اعتبار اور وقار بخشتی ہیں۔

فتاویٰ علماء ہند کی ابھی پہلی جلد منظر عام پر آئی ہے جس میں صرف طہارت کا بیان ہے۔ باب کے مشمولات سے عیاں ہوتا ہے کہ مسئلہ کے اخذ و ترک میں جدید ذہن اور موجودہ صورت حال کی رعایت کی گئی ہے، جو اس کتاب کی سب سے اہم خوبی ہے۔ چوں کہ یہ کتاب ہزاروں صفحات کا عطر ہے۔ اس لیے اس کے مرتب کے بقول کتاب کئی ضخیم جلدوں میں مکمل ہوگی۔ خداوند کریم اس کتاب کو جامۂ تکمیل عطا فرمائے۔ اگر کتاب اپنے منشور کے مطابق منصۂ شہود پر آجاتی ہے تو اس سے فقہی مسائل فہمی کی راہیں آسان ہوں گی اور یہ کتاب علماء، طلباء اور جمہور امت کو سیکڑوں کتابوں سے بے نیاز کر کے ایک ایسی روش قائم کرے گی جس سے مختلف سطح اور ذہن کے لوگ یکساں طور پر مستفید ہو سکتے ہیں۔

ساٹھ جلدوں میں تیس ہزار صفحات پر مشتمل یہ کام خالص علمی ہے، جس کی تکمیل جناب مولانا محمد اسامہ شمیم الندوی صاحب کے زیرِ نگرانی ہو رہی ہے۔ ان کی ہمت قابلِ تحسین ہے۔ کتاب کے مؤلف محترم جناب مولانا مفتی انیس الرحمٰن قاسمی اور جناب مولانا محمد اسامہ شمیم الندوی دونوں صاحبان کو اللہ تعالیٰ عمر دراز عطا فرمائے اور ان کے اس اہم کام کی تکمیل فرمائے۔ فتاویٰ علماء ہند جیسی بیش بہا اور قیمتی کتاب کی اشاعت پر علامہ عبدالحی فرنگی محلی فقہ اکیڈمی، لکھنؤ کے تمام ذمہ داران اور کارکنان آپ کی خدمت میں ہدیہ تہنیت پیش کرتے ہیں اور دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس اہم اور جلیل القدر کتاب کو قبول عام عطا فرمائے۔ آمین

مولانا خالد رشید فرنگی محلی
صدر علامہ عبدالحیؒ فرنگی محلی فقہ اکیڈمی
ناظم دار العلوم نظامیہ فرنگی محل لکھنؤ